



سوال

(972) عورت کے لیے اپنی چوٹی پر جوڑا بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کے لیے اپنی چوٹی پر جوڑا بنانا کیسا ہے جسے کہ لوگ کھکھ سے تعبیر کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عین سر کے اوپر بالوں کا اس طرح سے جمع کر لینا اہل علم کے نزدیک اس نہی یا تحذیر میں شامل ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس معروف حدیث (صنفان من اہل النار لم یرہما بعد) میں ذکر کیا ہے، اور اس میں ہے کہ "عورتیں ہوں گی کہ پڑے پسنے ہوئے مگر تنگی، مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی، ان کے سر سختی اونٹوں کے جھکے کو بانوں کی مانند ہوں گے۔" (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، حدیث: 2128 و مسند احمد بن حنبل: 2/355، حدیث: 8650 و صحیح ابن حبان: 16/500، حدیث: 6461۔) یہ حکم تو عین سر کے اوپر جوڑا بنانے کا ہے۔ البتہ گردن پر ان کا جمع کر لینا، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر عورت نے بازار وغیرہ جانا ہے تو اگر اسی حال میں جائے تو یہ وہ تبرج ہوگا (یعنی اظہار زینت ہوگا) جو ممنوع ہے۔ کیونکہ باوجود عبا یہ (یا برقع) پہننے کے یہ پیچھے اسے بطور علامت نظر آنے گا۔ یہ تبرج ہے اور اسباب فتنہ میں ہے لہذا جائز نہیں۔ (11) (محمد بن صالح عثیمین)

[1] راقم مترجم عرض کرتا ہے کہ گدی کے پاس گردن پر جوڑا بنالینا عام حالت میں تو جائز ہے مگر نماز کی حالت میں جائز نہیں ہے، خواہ وہ مرد بنائے یا عورت، جیسے کہ فضیلۃ الشیخ نے گھر سے باہر بازار وغیرہ میں اسے منع فرمایا ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یصلی عاقصا شعرہ، حدیث: 646-647 (طبع دار السلام)

(عن سعید بن ابی سعید المقبری، حدیث عن ابیہ ائدہ رأی ابا رافعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بسن بن علی علیہما السلام وهو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی ثقاہ فغلمها أبو رافع فالتفت حسن ابیہ مغضبا فقال أبو رافع اقبل علی صلاتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفیل الشیطان یعنی مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفرہ)

"جناب ابو رافع رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، اور انہوں نے اپنے بال اپنی گدی کے پاس بصورت جوڑا کھٹھے کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ ابو رافع رضی اللہ عنہ ان کے بال کھولنے لگے، تو حسن رضی اللہ عنہ غصے سے ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنی نماز پڑھیے اور غصے مت ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی اس طرح سے جوڑا باندھ کر یا بنا کر نماز پڑھنا۔"



هذا ما عندي والتدا علم بالصواب

احكام ومسائل، خواتين كا انسا ٲيكلو ٲيڊيا

صفءه نمبر 689

مءء فءوى